آپؐ کا دنیائے انسانیت کے نام آخری پیغام

حافظ محمد ثانی

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد آ پہنچی، مکہ فتح ہو گیا، لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہو چکے۔ کفر اور شرک کی بیخ کنی ہو چکی، وفود اور قبائل دور دراز سے آ آ کر کفر و شرک سے تائب اور توحید و رسالت کا صدق دل سے اقرار کر چکے، فرائض نبوت ادا ہو چکے، احکام اسلام کی تعلیم قولاً اور عملاً مکمل ہو گئی، ۹ھ میں خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کو امیر الحج کی حیثیت سے بھیج کر خانہ کعبہ کو مراسم جاہلیت سے بالکل پاک کر دیا گیا۔ (۲)

اب وقت آ گیا کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے فرائض کو خود عملی طور پر انجام دیں تا کہ اُمت کو ہمیشہ کے لئے معلوم ہو جائے کہ حج کس شان سے ہونا چاہئے اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام کا کیا طریقہ تھا۔ مناسک حج میں اوّل سے آخر تک توحید و تفرید تھا اور کلمات شرکیہ اور رسوم جاہلیت سے بالکلیہ پاک اور منزہ تھا۔ (۱)

حجتہ الوداع کی وجہ تسمیہ

''حجتہ الوداع'' کے تاریخی موقعہ پر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ ہی صحابہ کرامؓ اور شرکاء حجتہ الوداع کو ''الوداع'' کہی لہٰذا یہ حج ''حجتہ الوداع'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔

''اوجز السیر'' کے مطابق یہ نام متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے۔ ''وَدَاعَ'' واو کے فتحہ (زبر) کے ساتھ ہے اور اس کو کسرہ (زیر) کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ اور حاضرین کو اس حج میں رخصت فرمایا چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کسی اور موقعہ کا اتفاق نہیں ہوگا نہ اس جیسا عظیم الشان اجتماع میسر ہوگا۔ ''اذا جاء نصر اللہ'' کی آیات کے

نزول سے حقیقت تکمیل دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیائے فانی سے رحلت کی طرف اشارہ تھا۔ علامہ عینی کی رائے کے مطابق اس کو حجۃ الوداع'' اس بناء پر کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں صحابہ کرامؓ کو رخصت فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد تم سے نہیں مل سکوں گا۔(۳)

خاتم الانبیاءؐ حجوں کی تعداد

ہجرت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حج فرمائے،''جامع ترمذی'' میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج ادا فرمائے۔ابن اثیر''نہایہ'' میں فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس امر کا صحیح علم نہیں ہوسکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے، بہرحال یہ سب کے نزدیک مسلم ہے کہ ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔(۴)

خاتم الانبیاء ﷺ کا آخری حج اور خطبۂ حجۃ الوداع ایک نظر میں

''حجۃ الوداع'' کی ادائیگی کے لئے ارادۂ نبوی ﷺ	ذوالقعدہ ۱۰ھ، فروری ۶۳۲ء،
خاتم الانبیاء ﷺ کی ''حجۃ الوادع'' اور سفر حج کے لئے خصوصی ہدایات و خطبہ جمعہ	بروز جمعہ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۰ھ، ۲۱ فروری ۶۳۲ء،
حجۃ الوداع کے لئے مدینہ طیبہ سے روانگی،	بروز ہفتہ، ۲۵ ذوالقعدہ ۱۰ھ، بعد نماز ظہر، ۲۲ فروری ۶۳۲ء،

مقام ذوالحلیفہ میں نماز عصر کی ادائے گی۔	″	″
”ذوالحلیفہ“، قیام کی پہلی منزل،	۲۵ ذوالقعدہ عصر تا ظہر ۲۶ ذوالقعدہ ۱۰ھ، ۲۲ تا ۲۳ فروری ۶۳۲ء،	
”حجۃ الوداع“ کے لئے احرام اور مکہ معظمہ روانگی،	۲۶ ذوالقعدہ ۱۰ھ بعد نماز ظہر، ۲۳ فروری ۶۳۲ء،	
مکہ معظمہ میں داخلہ،	۴ ذی الحجہ ۱۰ھ یک شنبہ بوقت صبح، یکم مارچ ۶۳۲ء،	
زیارت کعبہ، طواف، حجر اسود کا بوسہ،	یک شنبہ بوقت صبح، یکم مارچ ۶۳۲ء،	
”منیٰ“ میں قیام،	″	″
میدان عرفات میں تاریخی ”خطبہ حجۃ الوداع“	۹ ذی الحجہ ۱۰ھ بروز جمعہ، ۶ مارچ ۶۳۲ء،	
قرآن کریم کی آخری آیت ”الیوم اکملتُ لکم دینکُم“ کا نزول	″	″ (دوران خطبۂ حجۃ الوداع)
ظہر وعصر کی نمازوں کی بیک وقت (جمع تقدیم) ادائے گی،	″	″ (بوقت ظہر)
مزدلفہ روانگی،	″	″ (بوقت غروب آفتاب)
مغرب وعشاء کی بیک وقت (جمع تاخیر) ادائے گی،	″	″ (بوقت عشاء، بمقام مزدلفہ)
وقوف مزدلفہ اور دوسرا عظیم الشان خطبہ،	″	″ (یوم النحر بوقت صبح)
بعد از فراغت خطبہ، مزدلفہ سے منیٰ روانگی اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی ادائے گی،	″	″
رمی سے فراغت کے بعد ”منیٰ“ میں تیسرا عظیم الشان خطبہ،	″	″
رمی جمرہ اور خطبہ کی ادائیگی کی بعد ۶۳ اونٹوں کی دست مبارک سے قربانی،	″	″

قربانی سے فراغت کے بعد سر مبارک کا حلق اور احرام کھول دیا گیا،	″ ″
حالتِ احرام سے باہر آنے کے بعد (یوم النحر) رسالت مآب ﷺ کی طواف زیارت کی ادائے گی کے لئے مکہ معظمہ روانگی،	″ ″
طوافِ رکن کی ادائے گی،	″ ″ (بوقت ظہر)
چاہِ زمزم پر تشریف آوری اور آب نوشی،	″ ″ (بوقت ظہر)
''منیٰ'' واپسی اور تین دن قیام،	۱۰ ذی الحجہ ۱۰ھ، تا ۱۳ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز اتوار، پیر، منگل، ۷ مارچ تا ۱۰ مارچ ۶۳۲ء،
''منیٰ'' سے مقام محصب تشریف آوری،	۱۳ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز منگل، ۱۰ مارچ ۶۳۲ء،
طوافِ وداع،	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز بدھ، بوقت صبح صادق، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بعد از ادائیگی نماز فجر، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ''غدیر خم'' پر خطبہ غدیر خم در فضیلت سیدنا علی مرتضیٰ،	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بعد از نماز ظہر، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مدینہ منورہ میں ورود مسعود،	اخیر ذی الحجہ ۱۰ھ، مارچ ۶۳۲ء،

آخری خطبہ میں ساری انسانیت کیلئے پیغامات

رحمت عالم، محسن انسانیت، خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر، میدان عرفات میں ایک لاکھ تیس ہزار (۵) جانثاروں اور اپنے سچے جانشینوں (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے سامنے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ خطبۂ حجۃ الوداع کے نام سے موسوم ہے جسے اس کی اہمیت اور اہتمام شان کے باعث حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ، حجۃ التمام اور حجۃ الکمال کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔(۶)

اس خطبۂ عظیم کو مقاصد اسلام و شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں نہایت ممتاز مقام حاصل ہے، جو امت مسلمہ اور عالم انسانیت کے لئے ابد تک ایک مینارۂ نور، امن و سلامتی اور عدل و مساوات کے ابدی اصولوں پر مبنی ایک عظیم دستور حیات ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بنیادی تعلیمات کو مستحکم فرمایا اور روایات جاہلیت کی مشرکانہ رسوم کے خاتمہ کا اعلان فرمایا، ان تمام محرمات کی حرمت کی توثیق فرمائی جو تمام ادیان میں حرام ہیں، یعنی دوسروں کا خون، مال، عزت کا احترام، عورتوں سے حسن سلوک، باہمی حقوق کی وصیت اور ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ'' کی تاکید فرمائی۔ جسے پڑھ کر اور سن کر یہ یقین تازہ ہوتا ہے کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اور کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ہیں۔

یہ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کا واقعہ ہے کہ حضرت رسول امین ﷺ اپنے آخری حج کے موقع پر، حجاج کرام کے ہمراہ، میدان عرفات کے قریب مقام ''نمرہ'' پر پہنچے، اور خیمہ زن ہوئے، پھر جب دھوپ ڈھل گئی تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی ''قصوا'' طلب فرمائی، اور کجاوہ نشیں ہوکر میدان عرفات کے متصل مقام ''عرنہ'' (۷) میں تشریف لائے، اور ناقہ قصوا پر ہی حاضرین سے خطاب فرمایا۔(۸)

رسول اللہ ﷺ پر سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، ایام تشریق کے وسط میں نازل ہوئی، اور آپ ﷺ نے جان لیا کہ اب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آگیا، پس آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کو طلب فرمایا، چنانچہ اس کو سواری کے لئے تیار کیا گیا، (آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر مقام عرفہ میں تشریف لائے) جب لوگوں کا اجتماع ہو گیا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا!

کنز العمال (۱) میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی جدعاء (مقطوع الاذن) پر سوار تھے، پس آپ ﷺ نے دونوں پاؤں رکاب میں داخل فرمائے، تاکہ آپ ﷺ اونچے ہو جائیں اور لوگ بات سن سکیں، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، الا تسمعون؟ کیا آپ تمام لوگ سن رہے ہو ور اپنی آوز کو بلند فرمایا اور ارشاد فرمایا! (۲)

"الحمد لله نحمده ونستعينه و نستغفره ونتوب اليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئآت اعمالنا من يهدالله فلا مضلّ له، ومن يضلله فلا هادی له، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، واشهد ان محمداً عبده ورسوله،

أوصيكم عبادالله بتقوى الله، و أحثكم على طاعته و استفتح بالذی هو خير،

امّا بعد: ايّهاالنّاس! اسمعوا قولی تعيشوا أبين لكم فانی لا ادری لعلیّ لا ألقاكم بعد عامی هذا فی موقفی هذا أبداً، ..

ثم ذكر المسيح الدجال فاطنب فی ذكره، ثمّ قال! ما بعث الله من نبی الا قد أنذره أمّته، لقد انذره نوح امته والنبيون من بعده وانه يخرج فيكم فما خفی عليكم من شانه فلا يخفی

علیکم انه اعور عین الیمنی، کانها عنبة طافیة، ألا ماخفی علیکم من شأنه، فلا یخفینّ أن ربکم لیس بأعور، فلایخفیّن ان ...م لیس بأعور،

ایّهاالنّاس! ای یوم هذا؟ قالوایوم حرام، فقال فأیّ بلدهذا؟ قالو ابلد حرام، قال فأیّ شهر هذا؟ قالو اشهر حرام، قال : فان دماکم، و اموالکم و اعراضکم و ابشار کم و اولادکم حرام علیکم الی ان تلقوار بکم کحرمة یومکم هذا، فی شهر کم هذا، فی بلد کم هذا وانکم ستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم، ألا هلا بلّغت؟ قال قالنا: نعم، قال : اللّهم اشهد،

فمن کانت عنده امانة فلیؤد ها الي من ائتمنه علیها، الدین مقضی، والعاریة مؤداة، والمنحة مردودة، والزّ عیم غارم، الا کلّ شئی من امرالجا هلیة موضوع تحت قدمی، وان کلّ ربا موضوع و لکم رؤس اموا الکم، لا تظلمون ولا تظلمون، قضی اللّٰه انه لا ربا، و ان اوّل رباً ابدأبه ربا عمی العباسؓ بن عبدالمطّلب، وان دماء الجاهلیة موضوعة وانّ اوّل دم نبدأ به دم عامر بن ربیعة بن الحارث بن عبدالمطّلب، و کان مسترضعاً فی بنی لیث، فقتله هذیل.

الا ان مآثر الجاهلیة وان کل دم ؤماء و مال یدعی به کانت فی الجاهلیة فهو موضوعة تحت قدمی هاتین غیر السّدانة والسّقایة، والعمد قودوشبه العمد ماقتل بالعصٰی و الحجر وفیه ماة بعیر، فمن زاد فهو من أهل الجاهلیّة، الا هل بلّغت؟ اللّهم فاشهد.

یا معشرقریش: لا تجیوا بالدنیا تحملو نها علی رقا

بکم ویجیء النّاس بالآخرة فانّی لا اغنی عنکم من اللّٰہ شیئا،

یا معشر القریش! ان اللّٰہ قد اذهب عنکم نخوة الجاهلیّة و تعظمها بالآباء،

ایّهاالنّاس ! ربّکم واحدو ان اباکم واحد، کلّکم لآدم و آدم من تراب، (ثم تلا) یا ایّهاالنّاس انّا خلقنٰکم من ذکر وانثیٰ، وجعلنٰکم شعو بأوقبائل لتعارفوا، انّ اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم، انّ اللّٰہ علیم خبیر، ولیس لعربیّ فضل علیٰ عجمّی، ولا لعجمّی فضل علی عربیّ، ولا اسود علی احمر ولا احمر علی اسود إلا بالتقوی، الا هل بلّغت؟ اللّٰهم فاشهد، قالو انعم.

ایّهاالنّاس! قدلیس من الشّیطان ان یعبد فی أرضکم هذه ابداً، ولکنه قد رضی ان یّطاع فیما سوی ذالك ممّا تحقرون من اعمالکم فا حذ روه علی دینکم،

ایّهاالنّاس! انما النّسئی زیادة فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاماً و یحرّ مونه عاً مالیو اطؤا عدة ماحرم اللّٰہ فیحلّوا ماحرّم اللّٰہ و یحر مواما احل اللّٰہ، کانو ایحلّون صفرعاماً، و یحرّمون المحرّم عاً مافذالك النسئی،

وانّ الزّمان قد استدار کهیئة یوم خلق اللّٰہ السّمٰوٰت والأرض وانّ عدّة الشّهورعند اللّٰہ اثنا عشر شهراً فی کتاب اللّٰہ یوم خلق السّمٰوٰت والارض، منها اربعة حرم، ثلاثة متوالیات، و واحد فرد: ذوالقعدة وذوالحجة، والمحرّم، و رجب الّذی بین جمادی و شعبان، ذالك الّدین القیمّ فلا تظلموا انفسکم، الا هل بلّغت؟ اللهم فاشهد،

ایّهاالنّاس ! ان النسا لکم علیکم حقاً ولکم علیهن ان لّا یوطئن فرشکم غیر کم تکرهونه ولا ید خلن احداً تکرهونه

بیوتکم الا با ذنکم، ولا یاتین بفا حشة بینه، ولا یعصین فی معروف، فإن خفتم نشوزهن، فان اللّٰه قد اذن لکم ان تعظوهن، و تعضلومن تهجر و هن فی المضاجع و تضر بوهن ضرباً غیر مبرح، نان انتهین، وأطعنکم فعلیکم رزقهنّ، وکسوتهنّ بالمعروف،

و انّما النساء عند کم عوان لا یملکن لاّ نفسهن شیئاً، وانکم انما اخذ تموهن بأ مانة اللّٰه ، و استحللتم فروجهن بکلمات اللّٰه، فاتقوا اللّٰه فی النّساء، واستو صوا بهنّ خیرا.،

ارقاء کم ارقاء کم، اطعموهم مماً تأکلون، و اکسوهم مما تلبسون، وان جاء و ابذنب لا تریدون ان تغفروه، فبیعوا، عباداللّٰه، ولا تعذّ بوهم، الا هل بلّغت؟ اللّٰهم فاشهد.

یا ایّهاالنّاس! اسمعوا، و اطیعوا وان أمر علیکم عبد حبشیّ مجدّع اقام فیکم کتاب اللّٰه .

فا عقلوا ایّهاالنّاس! و اسمعوا قولی فإنی قد بلّغت، و قد ترکت فیکم امراً بیناً ما ان اعتصمتم به، فلن تضلوا ابداً، کتاب اللّٰه و سنة نبیّة فا عملوابه،

ایّها النّاس! اسمعوا قولی فانی قد بلّغت و اعقلوه تعلمن ان کلّ مسلم أخوا المسلم و انّ المسلمین اخوة، فلا یحلّ لا مری مال اخیه الا ما أعطاه عن طیب نفس منه، فلا تظلمن انفسکم، الأ لا یحلّ لا مرأة ان تعطی من مال زوجها شیئاً الّا باذنه، الا هل بلّغت؟ اللّٰهم فاشهد،

الا فلا ترجعّن بعدی کفاراً، یضرب بعضکم رقاب بعض، الا هل بلّغت؟ اللهم فاشهد،

ایّهاالنّاس ان اللّٰه قدادّیٰ الی کلّ ذی حقّ حقّه و انّ

اللّٰه قد قسّمَ لكلّ وارث نصيبه من الميراث، ولا يجوزلوارث وصية ولا يجوز فى أكثر من الثلث،

الا وانّ الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على اللّٰه ،

ألا ومن ادّعى الى غيرابيه اوتولىّ غير مواليه رغبة عنهم فعليه لعنة اللّٰه و الملآئكة والنّاس اجمعين، لا يقبل اللّٰه منه صرفاً ولا عدلاً،

ألا لا يجني جان الّا على نفسه ألا لا يجن جان على ولده ولا مولود على والده،

ايّها النّاس انّه لا نبىّ بعدى ولا أمة بعد كم (وفى مجمع الزوائد) الا كلّ نبىّ قد مضت دعوته الّا دعوتى فانى قد دخرتها عند ربى الىٰ يوم القيامة، فإنّ الأ نبياء مكاثرون فلا تخرونى، فإنى حابس لكم على باب الحوض،

ألا فا عبدوا ربكم، وصلّوا خمسكم، و صوموا شهر كم، و ادّوازكاة اموالكم طيبة بها انفسكم (وفى رواية) و تحجون بيت ربّكم، و اطيعوا ولاة امركم تدخلوا جنة ربكم،

قال! و أمرنا بالصّدقة فقال تصدّ قوافانى لا أدرى لعلّكم لا ترونى بعد عامى هذا،

روقت لأ هل اليمن يلملم ان يهلّوا منها و ذات عرق لأ هل العراق اوقال لأ هل المشرق،

اتبئكم من المسلم؟ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، انبئكم من المؤمن؟ المُومن من أمنه المسلمون على انفسهم و اموالهم، أنبّئكم من المهاجر؟ المهاجر من هجر السّيئات ممّاحرمّ اللّٰه عليه، و المجاهد من جاهد نفسه فى طاعة اللّٰه،

والمؤمن حرام على المؤمن كحرمة هذا اليوم لحمه عليه حرام ان يأ كله بالغيبة وأذاه عليه حرام أن يؤذيه، وعليه حرام أن يرفعه دفعةً تعنّية، يفتا به و عرض عليه حرام ان يخرفة، ووجهه عليه حرام ان يلطمه،

لا تالو على الله فإنه من تالى على الله اكذبه الله .،

وانّى مسؤل و انكم مسؤلون، وانتم تسألون عنّى فما انتم قائلون؟ قالوا: نشهدانّك قد بلّغت، و اديت، و نصحت، فجزاك الله خيراً، قال الستم تشهدون ان لّا الهٰ الّا الله وانّ محمّدا عبده و رسوله، وان جنّة حقّ، و ناره حقّ، و انّ الموت حقّ، و انّ الساعة آتية لا ريب فيها وانّ الله يبعث من فیٖ القبور، قالو الشهد بذلك، فقال باصبعه السّبابة يرفعها الى السّماء، و ينكبها الى النّاس اللّهم اشهد، ثلث مرّات،

ثمّ قال ايّهاالنّاس انى فرطكم و انه و اردون على الحوض، حوض عرضه مابين بصرى و صنعاء فيه عد دالنجّوم قد حان من فضة، وانى سائلكم حين تردون علىّ عن الثّقلين فانظروا كيف تخلفونى، فُيهما الثّقل الأ كبر كتاب الله سبب طرفه بيد الله، وطرف بايد يكم فتمسّكوا به لا تضلو اولا تبدلوا، و عترتى اهل بيتى و انّه قد نبّانى اللّطيف الخبير انهما لن يفترقا حتى يرد اعلى الحوض،

انّ الصّدقة لا تحلّ لى ولا لأ هل بيتى اخذ و برة من كاهل ناقته فقال لا والله ولا مايساوى هذا و مايزن هذا،

وقال فليبلغ الشّاهدا لغائب فلعلّ بعض من يبلّغه انّ يكون ادعى له من بعض من سمعه، الا هل بلّغت،

والسّلام عليكم ورحمة الله ،

وعن الشعبی قال! نزلت علی النبیؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ، وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی، وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِ سْلَامَ دِیْناً"، قال نزلت و ھو واقف بعرفہ حین وقف موقف ابراھیم، و اضحل الشرك، وھدمت منا ر الجاھلیۃ، ولم یطف بالبیت عریان (۱)

ترجمہ: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں، اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اسی کی جانب میں ہم توبہ کرتے ہیں، اور ہم اپنی نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ جل شانہ، کی پناہ چاہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور تمہیں آمادہ کرتا ہوں اس کی اطاعت پر اور میں بہتر بات (حمد وثنا) سے اپنے کلام کا افتتاح کرتا ہوں۔

(حمد وستائش کے بعد) لوگو! میری بات سنو تمہیں زندگی ملیگی، میں (آج) تم لوگوں سے صاف صاف باتیں کروں گا، اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اور آپ لوگ میرے اس سال کے بعد میرے اس مقام پر آئندہ کبھی باہم جمع نہ ہوسکیں گے (یعنی میرا وصال ہوجائے گا)۔

پھر آپ ﷺ نے مسیح دجال کا طویل ذکر فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، اسی طرح ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت کو اس سے خوف دلایا، بلاشبہ وہ تمہارے درمیان نکلے گا، پس تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے (اس کے بعد دو مرتبہ تاکیداً فرمایا)، پس پوشیدہ نہ رہے تم پر یہ بات کہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا کہ وہ آنکھ گردش کرنے والا انگور کا دانہ ہے خبردار! تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

لوگو! آج کونسا دن ہے؟ تمام حاضرین نے جواب دیا یوم محترم، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ سب نے کہا بلد محترم، اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے کہا کہ یہ ماہ محترم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہاری عزتیں، تمہارے ابدان اور تمہاری اولاد باہم ایک دوسرے کے لئے محترم ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو اسی طرح جیسے تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں واجب الاحترام ہے بلاشبہ تم عنقریب اپنے رب سے جاملو گے پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا سنو! میں نے اللہ کا پیغام پہنچادیا (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے جواباً عرض کیا، ہاں پہنچادیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اسے چاہئے کہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے، عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، دودھ کے لئے ھدیہ کی ہوئی اونٹنی دودھ سے استفادہ کے بعد واپس لوٹائی جائے، اور ضامن ضمانت کا ذمہ دار ہے۔

خبردار! تمام امورِ جاہلیت میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہیں، اور ہر سودی معاملہ کالعدم ہے، اور تمہیں اپنی اصل پونجی لینے کا حق ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ سودی معاملہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور جو سود میرے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کا وصول طلب ہے سب سے پہلے میں وہ تمام کا تمام ختم کرتا ہوں، اور عہدِ جاہلیت کے خون بہا ساقط ہیں اور جو قصاص جاہلیت اپنے خاندان کا وصول طلب ہے، یعنی ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون بہاء سب سے پہلے میں ان سے دستبردار ہوتا ہوں (ان کے خون کا انتقام نہیں لیا جائے گا) جو کہ قبیلہ بنولیث میں زیر پرورش تھے، کہ قبیلہ ھذیل کے آدمیوں نے ان کو قتل کردیا۔

اور تمام آثار جاہلیت، خون بہا، پانی اور کسی کی طرف مال کا جھوٹا دعویٰ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے پامال ہیں، البتہ بیت اللہ شریف کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت

کا منصب برقرار رہے گا، اور قتل عمد پر قصاص ہے اور شبہ عمد جو لاٹھی یا پتھر سے قتل کیا جائے، اس میں سو اونٹ کی دیت ہے پس جس نے تعدی کی وہ اہل جاہلیت میں سے ہے، سنو! کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے جماعت قریش! یہ نہ ہو کہ (قیامت میں) تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھا کر لاؤ اور لوگ (سامان) آخرت لے کر آئیں میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

اے قریشیو! اللہ تعالیٰ نے تم کو جاہلیت کی نخوت اور غرورِ نسب سے پاک کر دیا ہے۔

لوگو! رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے سب کے سب آدم علیہ السلام (کی اولاد ہو) اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے (پیدا کیا گیا ہے) (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی) اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ وحواؑ) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ باعزت شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا دانا اور بڑا باخبر ہے، نہ کسی عربی کو عجمی پر برتری حاصل ہے اور کوئی عجمی کسی عربی پر فضیلت رکھتا ہے، نہ سیاہ فام سرخ فام پر فوقیت رکھتا ہے نہ سرخ فام سیاہ فام پر، فضیلت و برتری کا معیار صرف تقویٰ پر ہے، کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا، اے اللہ تو گواہ رہ، حاضرین نے جواب دیا، ہاں۔

لوگو! حقیقت یہ ہے کہ شیطان قطعی مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ کبھی اس کی تمہاری اس سرزمین عرب میں پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات پر راضی ہے کہ عبادت کے سوا دوسرے ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم (گناہ کے اعتبار سے) معمولی خیال کرتے ہو، اپنے دین کے معاملہ میں اس سے چوکنا رہو۔

لوگو! امن کے مہینہ کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں کہ ایک سال تو اس (مہینے) کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام، تا کہ ادب کے مہینوں کی جو تعداد ہیں گنتی پوری کر لیں، پس اس طرح جسے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حلال کرتے

ہیں اور جسے اللہ نے حلال کیا ہے اسے حرام کر لیتے ہیں (چنانچہ) وہ ایک سال ماہ صفر کو حلال کر لیتے ہیں (اور دوسرے سال حرام) اور ماہ محرم کو ایک سال حرام سمجھتے ہیں (اور دوسرے سال حلال)۔

زمانہ چکر کاٹ کر اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس ہیئت پر کہ اسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن بنایا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کے تعداد بارہ ہے (جن کا ذکر) کتاب اللہ میں ہے، آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں تین یکے بعد دیگرے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں، اور ایک الگ رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے، دین قیّم ہے، پس آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو، سنو کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے لوگو! تمہارے بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا فرش تمہارے غیر سے نہ رندوائیں (بالخصوص جن کو تم برا سمجھتے ہو یہ قید اضافی ہے) اور کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں، جس کو تم ناگوار سمجھتے ہو، الا یہ کہ تمہاری اجازت ہو، اور وہ کوئی کھلی بے حیائی کی بات نہ کریں اور کسی امر خیر میں نافرمانی نہ کریں، پس اگر تمہیں ان کی طرف سے سرکشی کا خوف ہو تو اللہ رب العزت کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان کو نصیحت کرو، اور مجبور کرو، اور ان کی خوابگاہوں سے علیحدگی اختیار کر لو، اور انہیں مارو، ایسی مار جو شدید نہ ہو، کہ جس سے نشان پڑ جائے، پھر اگر وہ (کسی مرحلہ میں) باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تو وہ شرعی قاعدہ کے مطابق نان ونفقہ کی حقدار ہیں۔

بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے کسی چیز پر قادر نہیں، (یعنی محکوم ہیں) اور بلاشبہ تم نے ان کو بامان اللہ حاصل کیا ہے (یعنی حق تعالیٰ کا ان سے عہد امان ہے) اور ان کو اپنے اوپر اللہ کے کلمات (احکام) کے ساتھ حلال کیا ہے۔ لہذا خواتین کے باب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو (یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔

آپ ﷺ نے (دو مرتبہ تاکیداً ارشاد فرمایا) اپنے غلاموں سے اچھا سلوک کرو، ان کو وہی کھلاؤ جو تم

کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو، اگر وہ ایسا گناہ کر بیٹھیں، جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو اللہ کے بندو! انہیں فروخت کر دو، اور ان کو عذاب نہ دو، سنو کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

لوگو! اپنے امیر کی بات سنو، اور اس کی اطاعت کرو، اگر چہ تم پر کسی حبشی غلام کو جو مقطوع الانف ہو امیر بنا دیا جائے، جبکہ وہ تمہارے معاملات میں کتاب اللہ کو نافذ کرے۔

سمجھ سے کام لو، لوگو! اور میری بات سنو میں نے تم لوگوں تک حق تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا، اور میں تمہارے درمیان روشن چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، یعنی کتاب اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پس تم اس پر عمل پیرا رہو۔

لوگو! بات سنو بلا شبہ میں نے پیغام رسانی کا فرض ادا کر دیا۔ اسے سمجھو تا کہ تم جان لو، کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے الا یہ کہ وہ خوش دلی سے اس کو کچھ دیدے، خبردار! کسی عورت کے لئے یہ روا نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دیدے، سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

خبردار! میرے بعد کفر کی طرف نہ پلٹ جانا، اس طرح کہ تم میں سے بعض مسلمان بعض دوسرے مسلمانوں کی گردن کاٹنے لگیں، سنو کیا میں نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے بنی آدم! اللہ جل شانہ نے ہر حقدار کا حق رکھا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لئے میراث کا حصہ مقرر فرمایا ہے اب کسی وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں (یعنی اب کوئی شخص اپنے وارث کے لئے میراث کے معاملہ میں کوئی وصیت نہ کرے، ورثاء کو ان کے مقررہ حصہ شرعی کے مطابق حصہ ملے گا) اور (کسی شخص کے لئے کسی غیر وارث کے حق میں) اپنے تہائی مال کی مقدار سے زائد کی وصیت جائز نہیں۔

خبردار! بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

سنو! جس نے نفرت کے باعث اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب خود کو منسوب کیا (یعنی قومی نسبت تبدیل کی) یا کسی غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا بنایا، اس پر خدائے تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فدیہ قبول نہیں فرمائیں گے۔

غور سے سنو! کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اس کی ذمہ داری اپنی ذات پر ہے، خبردار! مجرم کوئی ایسا جرم نہیں کرتا ہے کہ جس کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر ہو اور نہ کوئی بیٹا جرم کرتا ہے جس کی ذمہ داری اس کے والد پر ہو۔

لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت وجود میں آئے گی، سنو! بلاشبہ میری دعوت کے سوا ہر نبی کی دعوت ختم ہو چکی کہ میں نے اس کو اپنے پروردگار کے پاس قیامت تک کے لئے جمع فرما دیا ہے (یعنی اب کسی اور کو عطا نہ ہوگی) یہ حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام (قیامت کے دن) کثرتِ تعداد پر فخر کریں گے، پس تم مجھ کو (اپنی بداعمالی سے) رسوا مت کرنا، میں حوضِ کوثر کے دروازے پر تمہارے انتظار میں رہوں گا۔

سنو! اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنج گانہ ادا کرو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دِلی کے ساتھ ادا کرو، (اور ایک روایت میں ہے) اور اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرو، اور سربراہوں کی اطاعت کرو، اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے فرمایا کہ (اسی خطبہ میں) آپ ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم فرمایا، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کرو اس لئے کہ.........شاید تم مجھ کو میرے اس سال کے بعد......نہ دیکھ سکو (میرے ہی سامنے صدقہ کر دو تا کہ میں تمہارا گواہ بن جاؤں)۔

اور آپ ﷺ نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا، کہ وہ اس مقام سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر چلیں، اور اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات قرار دیا، یا اہل مشرق کے لئے

، (راوی کو اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ آپ ﷺ نے اہلِ عراق فرمایا یا اہلِ مشرق)۔

میں تم کو آگاہ کرتا ہوں، مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں، میں تم کو خبر دیتا ہوں مومن کون ہے؟ مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے باب میں مامون رہیں، اور میں تم کو بتاتا ہوں مہاجر کون ہے؟ مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

اور مومن کی ذات (جان و مال) مومن پر حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت، اس پر اس کا گوشت حرام ہے کہ وہ جسے غیبت کے ذریعہ کھاتا ہے، اور مومن کی عزت اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو خراب کرے، اور مومن کا چہرہ اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو طمانچہ مارے، اور مومن کی ایذا، اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو ایذا دے، اور حرام ہے اس پر کہ وہ مومن کو تکلیف رسانی کے لئے اس کو دھکا دے۔

اللہ تعالیٰ کے ذمہ ڈال کر قسمیں نہ کھاؤ (مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی وہ ضرور فلاں کام کرے گا) اس لئے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ قسم کھائی اللہ تعالیٰ اس کا جھوٹ ظاہر کردے گا۔

اور حق تعالیٰ کے حضور مجھ سے بھی باز پرس ہوگی اور تم سے بھی اور تم سے میرے (پیغام رسانی کے) بارے میں سوال کیا جائے گا، بتاؤ کیا جواب دوگے؟ سامعین نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے، کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام پہنچادئے، اور تبلیغ کا (رسالت کا) حق ادا کردیا۔ اور نصیحت و خیر خواہی کی تکمیل فرمادی، پس آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے (پھر) سوال فرمایا: کیا تم اس بات کے گواہ نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے، اور موت برحق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو زندہ کرے گا، حاضرین نے جوب دیا کہ ہاں ہم ان باتوں کے گواہ ہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔

بعدازاں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں حوضِ کوثر پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور تم بھی اس حوض پر پہنچو گے، وہ ایسا حوض ہے کہ اس کی وسعت بصرہ سے مقام صنعاء کے مابین مسافت کے برابر ہے، اس پر ستاروں کی مقدار کے برابر چاندی کے گلاس ہیں، اور جس وقت تم حوضِ کوثر پر آؤ گے تو میں ثقلین (کتاب وسنت) کے متعلق تم سے سوال کروں گا، پس سوچ لو کہ تم ان دونوں کے باب میں کیسی جانشینی کرو گے، ثقل اکبر، کتاب اللہ ہے اور اس کے ایک کنارہ کا سرشتہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے، پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو، راہِ راست سے نہ ہٹو، اور نہ اس کو تبدیل کرو، اور میرے عترت میرے اہل بیت ہیں اور خدائے لطیف وخبیر نے مجھے آگاہ فرمادیا ہے کہ وہ دونوں (کتاب وعترت) کبھی جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوں۔

بلاشبہ صدقہ و (زکوٰۃ) نہ میرے لئے حلال اور نہ میرے اہل بیت کے لئے (اور بطور مثال وتاکید) آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کی گردن کے متصل پیٹھ سے ایک بال پکڑا اور فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اس بال کے برابر ہم وزن زکوٰۃ بھی ان کے لئے جائز نہیں۔

اور ارشاد فرمایا! کہ جو اس وقت موجود ہے وہ میرا پیغام ان تک پہنچادے جو موجود نہیں ہے ممکن ہے وہ شخص جسے بات پہنچائی جائے وہ بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو، سنو! کیا میں نے خدائے تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟

تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

حضرت شعبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پر اس وقت آپ ﷺ کے اسی قیام عرفہ کے دوران یہ آیت نازل ہوئی۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"

(آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا اور تمہارے لئے بطور طریق زندگی اسلام سے راضی ہوگیا)

اس وقت عالم یہ تھا کہ شرک مضمحل ہو چکا تھا، اور کسی شخص نے (زمانہ جاہلیت کی روش پر) پر کعبۃ اللہ کا برہنہ ہو کر طواف نہیں کیا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ محمد ادریس کاندھلویؒ/سیرت المصطفیٰؐ مکتبہ عثمانیہ لاہور ۱۹۹۲ء، (جلد دوم)، ص ۲۳۸،

☆ غالباً رسول ﷺ کے اس سال خود حج نہ کرنے کی خاص حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کا حج ایسا مثالی حج ہو جس میں کوئی ایک آدمی بھی کفر و شرک اور جاہلیت کے طور طریقوں سے حج کو مکدر کرنے والا نہ ہو بلکہ از اول تا آخر بس نور ہی نور اور خیر ہی خیر ہو اور آپ کی دعوت و ہدایت اور تعلیم و تربیت کے نتائج کا صحیح آئینہ ہو۔ اس طرح گویا ۹ھ کا یہ حج جو صدیق اکبرؓ کی امارت میں ادا ہوا اگلے سال ہونے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا پیش خیمہ اور اس سلسلہ ہی کا ایک قدم تھا۔ (محمد منظور نعمانی/معارف الحدیث دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۷۳ء، ۲۱۱/۴)

۲۔ ایضاً ۲۳۸/۲،

۳۔ محمد زکریا کاندھلوی (شیخ الحدیث)/حجۃ الوداع و عمرات النبیؐ مطبوعہ معھد الخلیل الاسلامی کراچی، ص ۱۴۷۔ نیز دیکھئے! محمد ادریس کاندھلوی/سیرت المصطفیٰ ۲/ ۲۴۰

۴۔ محمد ادریس کاندھلوی/سیرت المصطفیٰ ۲/ ۲۳۸۔

۵۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی/بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ ص ۲۷۸، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد۔

۶۔ ایضاً، ص ۲۷۸،

۷۔ ابن قیم الجوزی/زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ۳/ ۳۰،

۸۔ مسلم، ابن الحجاج القشیری/صحیح مسلم/ ۳۹۴،

۹۔ علی متقی الہندی۔ کنز العمال فی سنن الاقوال حیدر آباد دکن مجلس دائرۃ المعارف ۱۹۵۴ء ج/۵، ص/ ۱۶۶

۱۰۔ صباء دانش، خطبہ حجۃ الوداع، صدیقی ٹرسٹ کراچی